قومی اسمبلی

کپاس، آٹا اور چاول چھڑنے کی ملوں کو سرکاری تحویل میں لینے کے بل پر تنقید

۲۵ ؍اگست ۱۹۷۶ء کو مولانا مدظلہ نے مذکورہ بل پر حسب ذیل تقریر فرمائی

مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک):۔ جناب والا! یہ ظاہر بات ہے کہ حکومت لوگوں کی جان و مال عزت اور آبرو کی محافظ ہوا کرتی ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کچھ دوکاندار کچھ لوگ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضرت آپ نرخ مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میں نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن بوجھ اپنے سر لوں۔ اور نرخ مقرر نہ فرمایا کہ مارکیٹ کھلا رہے (جب کہ لوگ ظلم نہ کرتے ہوں۔

یہاں مختصراً گذارش یہ ہے کہ جو ملیں قومی ملکیت میں لی گئی ہیں اس کے متعلق اول تو جو مجرم ثابت ہو اس کی مل کو اگر لیا جائے تو کوئی بات بھی ہے۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ بائیس سو لوگوں میں زیادہ سے زیادہ دس بیس آدمی مجرم ہوں گے لیکن دوسرے لوگ بھی اس کی زد میں آجائیں گے۔ ان ملوں میں یتیموں کا حصہ بھی ہے، بیواؤں کا حصہ بھی ہے مشترکہ فنڈز سے بعض ملیں چل رہی ہیں، اب ان سب بے چاروں کا یقیناً انتہائی نقصان ہوگا۔ جناب والا مجھے معلوم ہے کہ بعض مقامات پر ان ملوں پر قبضہ کرنے والے جس وقت گئے تو انہوں نے فاؤنٹین پن بھی ان کی جیب سے نکال لیا۔ جیب میں جتنے پیسے تھے وہ بھی نکال لئے کمرے میں جو سامان اور چادر پڑی ہوئی تھی اس پر بھی تالا لگا دیا اور کہا کہ اس پر بھی تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ میرے خیال میں ایسے ہے جیسے ایک شخص چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے ہیں تو اب قانون بنا دیں کہ جتنے مرد ہیں ان سب کے ہاتھوں کو کاٹو اس لئے کہ فلاں چور ہے اس نے چوری کی۔

تو شریعت مروجہ ظالمانہ سرمایہ داری کی اجازت تو نہیں دیتی اور نہ میں اس سرمایہ داری کی تائید کرتا ہوں بلکہ یہ عرض کرتا ہوں کہ جو مجرم ہو اس کو اگر سزا دی جائے تو دی جائے لیکن اس کے ساتھ جو غیر مجرم ہے اس میں ہزاروں لوگ بے در ہو چکے ہیں ان کو مستثنیٰ کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب ایسی کوئی فیکٹری مثلاً ایک کنال زمین میں ہے اب اس زمین سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، اس ایریا میں دس بیس دوکاندار ہیں اس میں مالک مل نے کچھ کرائے کی دوکانیں بنائی ہیں اور مکانات اپنے لئے بنائے ہیں۔ اور کوئی دوسری صنعت بھی لگا چکا ہے تو اب ان فلور ملوں کو اگر تحویل میں لیا بھی جائے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اس تمام ایریا پر قبضہ کر لیا جائے، مکانات سے بھی نکالا جائے اور دوسرے صنعتوں پر بھی قبضہ ہو۔ تو اس کا استثنیٰ بھی ضرور کرنا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ معاوضہ کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کس حساب سے اور کب دیا جائے گا۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ بیس برس پہلے جو نرخ تھا مثلاً وہ دو لاکھ تھا اور اس وقت اس کا نرخ

ں لاکھ ہے اور اب معاوضہ اس وقت دیا جا رہا ہے۔ اس لئے گذارش یہ ہے کہ معاوضہ بھی اسی مناسب نرخ پر اس ت کے لحاظ سے دیا جائے۔ سب سے بڑا جرم تو ان نگرانوں کا ہے جو حکومت کی طرف سے ان چیزوں کی نگرانی کرتے ے۔ ان کی نگرانی میں یہ برائیاں ہوتی رہیں۔ تو بہر صورت گورنمنٹ کو لوگوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت رنی ہی ہے۔ میں اس لئے گذارش کروں گا کہ اس پر نظر ثانی فرمائی جائے یہ ٹھیک ہے کہ یہ بل اکثریت کے ہاتھوں ں ہو جائے گا لیکن پھر تو وہ نقائص اور مظالم رفع کئے جائیں جو اس بل میں موجود ہیں۔

بلی کسی شرعی حکم میں ترمیم کی مجاز نہیں واقف کی مرضی کے بغیر کوئی تصرف

اور مساجد پر پابندی ناجائز ہے

(۱۸ جولائی ۱۹۷۶ء ساڑھے چھ بجے اوقاف کو مرکز کو وابستہ کرنے کے بل پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے یہ تقریر فرمائی)

جناب سپیکر! بیماری کی وجہ سے کچھ زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ چند منٹ میں عرض کرونگا۔

یہ ہم سب تسلیم کر چکے ہیں کہ ہمارا آئین اسلامی اور ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اور ہمارا جو بھی قانون اور جو بل یہاں ے گا وہ قرآن و سنت کے موافق ہو گا۔ بس ہمیں اس چیز پر غور کرنا ہے۔

دنیا کی کوئی اسمبلی بھی شرعی حکم میں ترمیم نہیں کر سکتی | کہ آیا مسائل کی بناء پر احکام شرعی میں تبدیل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ تو ظاہر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور نبی کریمؐ سے فرماتے ہیں جب کہ اسی زمانے کے بہت سے لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں ہو کر کہتے تھے کہ حضورؐ آپ ذرا نرم ہو جائیں۔ بت پرستی اور شرک کے خلاف آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس میں کچھ تخفیف یں تو وہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ۔ دیکھو یہ دین جو ہے یہ اسلام جو ہے میں اس کو اپنی طرف سے نہیں بدل سکتا مجھے ایسا کوئی حق نہیں میں تو صرف اتباع کر رہا ہوں اس وحی کا جو میرے پاس پہنچتی ہے ـــ تو گذارش ہے کہ خود کریم فرماتے ہیں کہ شرع میں اور وحی میں رد و بدل میں نہیں کر سکتا ہوں ـــ تو اگر دنیا کے تمام لوگ جمع ہو جائیں، عقلمند جمع ں، تمام منتخب اسمبلیوں کے ممبر جمع ہو جائیں اور چاہیں کہ کسی شرعی حکم میں تھوڑا تغیر بھی کریں تو میرے خیال میں یہ بالکل ناجائز ہے۔ بس میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ یہ جو بل ہے اس کے متعلق ایک بنیادی مسئلہ تو یہ ہے کہ اس میں یہ اجازت دی گئی ہے کہ وقاف کو بیچا جائے پھر اسے دوسرے مصارف میں خرچ کیا جائے۔

وقف میں واقف کی مرضی کے بغیر تصرف ناجائز ہے | میں عرض کرتا ہوں کہ فقہاء اور ائمہ کرام نے تصریح کی کہ واقف جس مصرف پر خرچ کرنے کے لئے زمین کو یا کسی اور چیز کو وقف کرتا ہے۔ اور کوئی بغیر اس مصرف کے اسے کسی دوسرے مد میں

رچ کرتا ہے تو ایسا کرنا قطعاً ناجائز ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ یہ جائداد مسجد کے لیے میں نے وقف کر دی۔ اور اوقاف کا کوئی سربراہ کہے کہ نہیں مجھے پُل کی ضرورت ہے، مجھے سڑک کی ضرورت ہے، تو اب وہ جو واقف ہے جس نے یہ کہا کہ میری یہ زمین یا مکان یا کرایہ یا اس کی آمدنی خرچ ہو گی تو صرف مسجد پر۔ تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ یہ دوسری جگہ پر خرچ نہیں ہو سکتی۔ اس میں البتہ ایک صورت ہے کہ اگر ایک شخص اس طرح وقف کرتا ہے کہ میرے وقف کو امور خیر اور رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کیا جائے تو پھر بالکل ٹھیک ہے یہ تو وقف مطلق کا حکم ہے اس کو جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ لیکن ایک شخص کہتا ہے کہ یہ صرف فقراء پر خرچ ہو، صرف مدرسہ یا مسجد پر خرچ ہو، یہ صرف ہسپتال کے لئے ہے تو اس وقت ہم اسے کسی تعلیمی مد یا کسی اور مد پر خرچ نہیں کر سکتے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس واقف نے زمین یا کسی چیز کو وقف کیا ہے اب اگر اس نے وقف میں متولی متعین کر دیا ہے کہ میری اولاد میں سے کوئی شخص متولی ہوگا۔ یا کسی اور خاندان سے یا کسی اور شخص کو متولی بنا دیا۔ تو میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، دلائل بھی بیان نہیں کرتا میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ شریعت کے احکام میں ہمیں تغیر و تبدل کی اجازت نہیں ہے۔ تو شریعت کا یہ حکم ہے کہ واقف نے جس شخص کو متولی بنایا ہے۔ بس وہی متولی ہوگا۔ اب اس صورت میں ہمیں اجازت نہیں کہ ہم اس سے تولیت لے لیں۔ گذارش یہ ہے کہ صرف ایک دو فقہاء نے اتنا لکھ دیا ہے کہ اگر متولی خائن ہو تو اس سے قبضہ لے لینا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جب بھی وہ ٹھیک ہو جائے تو اس کو پھر متولی کر دیا جائے گا۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

تو اس میں یہ شرط ہے کہ اوقاف کے مصارف کو جیسے واقف کی مرضی ہو اس طرح خرچ کریں گے۔

ولایت خاصہ کو ولایت عامہ پر ترجیح

اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ اختیار خاص اور اختیار عام (ولایت خاصہ اور ولایت عامہ) جب یہ جمع ہوں مثلاً حکومت کو ولایت عامہ ہے اور اختیار خاص ایک شخص متولی کو ہے۔ تو فقہا تشریح کرتے ہیں کہ اختیار خاص کو اختیار عام پر ترجیح ہو گی۔ یعنی اختیار عامہ والا مختار خاص سے تولیت نہیں لے سکتا۔ الغرض مجھے اتنا عرض کرنا ہے کہ ہم جو بل بھی بنائیں اس میں شرعی دلائل اور شواہد کو دیکھا جائے۔

مساجد میں اسلامی سیاست اور کلمہ حق پر پابندی غلط ہے

باقی یہ کہنا کہ مساجد میں فرقہ وارانہ باتیں نہ ہوں گی تو دیکھئے قرآن مجید میں ہے اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يشهد ان المنافقين لكذبون۔ اسی طرح یہ آیت کہ ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين ــــ خداوند کریم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو زبانی مسلمان ہیں اور وہ واقع میں مسلمان نہیں۔ اب یہ فرقہ وارانہ بات ہے یا نہیں؟ تو فرقے پر رد ہے ہی نہیں۔ قرآن پڑھے گا تو یہود و نصاریٰ پر رد کرے گا۔ کفر و شرک اور بدعات پر رد کرے گا یا نہیں۔ جب یہ قانون ہوگا کہ مسجد میں فرقہ وارانہ بات نہیں ہو گی تو ایسی آیات کا ترجمہ بھی نہیں کیا جا سکے گا۔ اور ترجمہ نہ ز قانون ایسے آیات پڑھنے کا بھی روادار نہیں ہوگا۔ امام بخاریؒ تو فرماتے ہیں کہ مسجد ہسپتال ہے۔ حضرت سعدؓ بیمار ہو گئے تو مسجد میں رہے۔ مسجد یہ ایوان ہے، ہال ہے اسمبلی کا۔ جتنے صحابہؓ کے مشورے تھے مسجد میں ہوتے تھے۔ مسجد

سیاست کا مرکز ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت مسجد میں ہوئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کی تیاریاں مسجد ہی میں کیں۔ یہ مسجد دار الشفاء ہے۔ یہ دار الضیافت ہے۔ جتنے مہمان آتے تھے اُن کا قیام مسجد میں ہوتا تھا۔ اب ہم اس مسجد میں یہ پابندی لگائیں کہ کوئی بات فرقہ وارانہ نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں قرآن مجید میں بے شمار فرقوں پر رد ہوا ہے یا نہیں؟ اب آیات پڑھ بھی لیں تو قانون میں اجازت نہیں کہ اس کا ترجمہ کیا جائے۔ اگر ایسا ہے تو پھر عربی میں کیسے پڑھ سکتا ہے؟ اگر وہ دفعہ ہے جس میں ایک فرقہ دوسرے پر رد ہو۔ وہ تو قرآن نے کر لیا۔ بہر حال بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے (کہ نماز پڑھنے والے، پڑھانے والے معروفات کی تبلیغ اور منکرات پر رد کریں گے) الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔ ہمارا منشور تو یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب ہم ان کو حکومت دیں گے تو یہ نماز کی پابندی کریں گے۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور ان کی زبان حق کہنے کے لئے کھل جائے گی۔ جو نیک باتیں ہیں وہ سنائیں گے اور منکر سے منع کریں گے — میں خود بیمار ہوں زیادہ ہمت نہیں بس اتنا ہی عرض کرنا تھا —— (رپورٹنگ نیشنل اسمبلی)

ٹنڈر نوٹس

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور اے کلاس بی اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداروں/فرموں سے جنہوں نے سال 1976-77ء کیلئے اپنی اندراجی/تجدیدی فیس جمع کردی ہو۔ درج ذیل کاموں کیلئے تناسبی نرخوں پر سربمہر ٹنڈر مورخہ 24 - 8 - 76 کو صبح گیارہ بجے مطلوب ہیں۔

ٹنڈر زرِبیعانہ ڈیپازٹ اٹ کال کی صورت میں جمع کئے جائیں گے۔ اور اسی دن اور وقت زیرِ دستخطی کے دفتر واقع (A-7) رفیقی لائن باڑہ روڈ پشاور صدر میں ٹھیکیداروں یا ان کے مجازی نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط ٹنڈر بذریعہ ڈاک تار یا بغیر زرِبیعانہ شامل نہیں کیا جائے گا۔ محکمہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرِبیعانہ	مقررہ مدت
۱	پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن پشاور میں سال رواں کیلئے (1-7-76) تا (30.6.77) تک کیلئے میٹریل کی نقل وحرکت یا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا کام	5,00,000/-	15,000/-	ایک سال
نوٹ	بر نوٹ:۔ محصول چونگی یا اس قسم کی دوسری واجبات محکمہ خود برداشت کرے گا۔			

دستخط عبدالعزیز خان ایگزیکٹو انجنیئرنگ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ، ڈویژن پشاور۔

INF (P) 1080